New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
سونے کا پنجرہ
از قلم لیس کے اعوان
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(Continue Novel)

سونے کا پنجرہ

از ایس۔کے۔اعوان

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

عنایت حسین کی وفات کی خبر پاکستان پہنچا کے صدیقی صاحب نے محکمہ صحت کا رخ کیا۔۔

وہاں سے لیٹر لیکر پاکستانی سفارت خانے میں دیا۔تاکہ وہ میت کے لیئے کسی ائیر لائن سے رابطہ کریں

اس سب میں اسے ہفتہ ڈیڑھ یا زیادہ وقت بھی لگ سکتا تھا۔

ساتھ ساتھ اس نے اپنے جانے کی بھی تیاری کی۔

کیونکہ میت کیساتھ اس علاقے سے یا قریبی شہر سے تعلق رکھنے والا ساتھ جاتا ہے۔تاکہ کسی مشکل یا دشواری کا سامنا نا ہو۔

سارا خرچ حکومت کی طرف سے تھا۔صدیقی صاحب کا ٹکٹ اور زادراہ بھی

دن گزرتے جا رہے تھے۔۔

رمضان المبارک کے دن آ چکے تھے۔۔

اور آخر کار 12 رمضان کو گلف ائیر بس کے ذریعے لاہور ائیر پورٹ پہنچ گئے۔۔

وہاں عنایت حسین کے بڑے بھائی اور مقامی ایمبولنس عملہ سمیت موجود تھی

مکمل بند تابوت میں جہاز سے ایمبولنس میں منتقل کیا اور آبائی شہر کیطرف روانہ ہو گئے
۔۔

یہ تمام دن گھر والوں کیلئے اذیت ناک تھے

ہر روز جیتے تھے ہر روز مرتے تھے

وفات کو بہت دن ہو چکے تھے

میت کو زیادہ دیر نہیں رکھ سکتے تھے

تو یہ طے ہوا کہ مرحوم کا چہرہ سب کو دیکھا کے فوراً تدفین کا عمل کیا جائے

میت جیسے ہی گھر داخل کی گئی کہرام مچ گیا۔ ہر آنکھ اشکبار تھی۔۔

عافیہ کی طبیعت زیادہ خراب تھی۔ بار بار بہوشی کی وجہ سے اسکی حالت نازک تھی۔۔

کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا۔ باپ کا یوں بچھڑنا گمان میں بھی نہیں تھا۔۔یہی چیز اُس کے اعصاب کو بری طرح متاثر کر رہی تھی

شہناز اسے ہوش میں لاو۔۔

باپ کا چہرہ دیکھ لے آخری بار۔۔تایا نے ضبط کرتے ہوئے کہا

شہناز بیگم خود نڈھال تھیں لیکن بیوی ہونے کیساتھ ماں بھی تھیں۔

ہمت کر کے بھتیجی کے ہاتھ سے پانی کا گلاس پکڑا جو وہ ماں کے اشارے پہ وہ فورا لے آئی تھی۔اور عافیہ کے چہرے پہ پانی کی چھینٹے مارے۔۔منہ تھپتھپایا۔۔ہاتھوں کو مسلا گیا

چند منٹ کی جہد وجہد کے بعد اسے ہوش آگیا

عنایت حسین کو دفنا کر صدیقی صاحب انکے بھائی کیساتھ گھر واپس آگئے۔۔

انکا ارادہ قل کی رسم کے بعد ہی اپنے گھر جانے کا تھا۔۔

کھانے کا انتظام قریبی عزیزوں نے کیا تھا۔۔شکر ابھی نفسا نفسی کا عالم نہیں تھا کہ میت والے گھر پکتا۔۔

بھائی صاحب اصول تو نہیں بنتا۔۔لیکن مجھے بھابھی اور بچوں سے ملنا تھا بات کچھ حیرت والی تھی کیونکہ شہناز بیگم ابھی عدت میں تھیں،پر کچھ سوچ کے صدیقی صاحب نے اندر پیغام بھجوادیا

قرآن وسنت کی روشنی میں امت مسلمہ متفق ہے کہ شوہر کی موت یا طلاق یا خلع کی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان جدائیگی ہونے پر عورت کے لئے عدت واجب (فرض) ہے۔

عدت دو وجہوں سے واجب ہوتی ہے

شوہر کی موت کی وجہ سے

اگر شوہر کے انتقال کے وقت بیوی حاملہ ہے تو Delivery ہونے تک عدت رہے گی، خواہ اس کا وقت چار ماہ اور دس روز سے کم ہو یا زیادہ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: حاملہ عورتوں کی عدت ان کے وضع حمل تک ہے۔ (سورۃ الطلاق ۴) اس آیت کے ظاہر سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر حاملہ عورت کی عدت یہی ہے خواہ وہ مطلقہ ہو یا بیوہ، جیسا کہ احادیث کی کتابوں (کتاب الطلاق) میں وضاحت موجود ہے۔

حمل نہ ہونے کی صورت میں شوہر کے انتقال کی وجہ سے عدت ۴ ماہ اور ۱۰ دن کی ہوگی خواہ عورت کو ماہواری آتی ہو یا نہیں، خلوت صحیحہ (صحبت) ہوئی ہو یا نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چھوڑ جائیں تو وہ عورتیں اپنے آپ کو چار ماہ اور دس دن عدت میں رکھیں۔(سورۂ البقرۃ ۲۳۴)

بیوگی کی عدت کے دوران میں عورت کے لیے کن چیزوں کی پابندی شرعاً ضروری ہے، اس ضمن میں بہت سی غلط فہمیاں عوام میں پھیلی ہوئی ہیں اور اتنی پختہ ہیں کہ ان کی پابندی، اصل شریعت سے بھی زیادہ ضروری سمجھی جاتی ہے۔بیوہ کے لیے عدت میں شریعت نے درج ذیل امور کی پابندی بیان کی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

● ۔وہ شوہر کی وفات سے لے کر چار ماہ دس دن تک سوگ کا عرصہ گزارے گی۔اس دوران میں اسے ترجیحاً شوہر ہی کے گھر میں رہنا چاہیے اور بلاضرورت گھر سے باہر کی سرگرمیوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

البتہ جن ملازمت پیشہ خواتین کا کوئی اور معاشی سہارا نہ ہو اور گزر بسر کا بھی کوئی متبادل انتظام نہ ہو، ان کا معاملہ الگ ہے۔وہ ضرورت کے اصول پر دوران عدت میں

بھی اپنی ملازمت جاری رکھ سکتی ہیں۔

● ۔عدت کے دوران میں وہ سادہ لباس پہنے اور زیب و زینت سے اجتناب کرے۔ میک اپ، زیورات کا استعمال اور شوخ لباس پہننا نامناسب ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ صاف ستھری نہ رہے۔

● ۔عدت کے عرصے میں اسے نئے نکاح کا واضح پیغام دینے سے اجتناب کیا جائے۔ اشارے کنایے میں مدعا اس تک پہنچایا جا سکتا ہے، لیکن صاف اور صریح پیغام نکاح نہیں دیا جا سکتا۔

عوام میں دو غلط فہمیاں بہت عام ہیں۔ایک یہ کہ اس عرصے میں بیوہ کو گھر کے کسی کمرے میں محصور ہو کر رہنا پڑتا ہے اور وہ گھر کے کام کاج بھی نہیں کر سکتی۔دوسری یہ کہ اس عرصے میں اس کے لیے پردے کا اہتمام عام معمول سے زیادہ لازم ہے اور وہ

گھر کے غیر محرم عزیزوں کے سامنے نہیں آسکتی۔

یہ دونوں باتیں بالکل بے بنیاد ہیں۔ایسی کوئی پابندی شریعت نے عائد نہیں کی۔اگر کوئی خاتون عام معمول کے طور پر خاندان کے تمام غیر محرموں (مثلاً شوہر کے بھائی، بھانجوں بھتیجوں وغیرہ) سے پردہ کرتی ہے تو عدت میں بھی کر سکتی ہے۔لیکن اگر گھر کے عام ماحول میں ایسے پردے کا التزام نہیں کیا جاتا جو شرعاً لازم بھی نہیں تو دوران عدت میں اس کا کوئی خصوصی اہتمام کرنا شریعت کا تقاضا نہیں۔

اسلام وعلیکم بھابھی۔

ڈرائنگ روم شہناز بیگم، بچے اور صدیقی صاحب موجود تھے۔۔

وعلیکم اسلام بھائی

بہت افسوس ہوا لیکن جو حکم ربی

ہم تو ہر حکم پہ سر تسلیم خم کرنے والے ہیں کہ یہی میرے رب کی رضا اور خوشنودی ہے۔۔

جی بھائی۔۔شہناز بیگم بس اتنا ہی کہہ سکیں۔۔وہ صدیقی صاحب کے یوں آنے کا مطلب نا سمجھی تھیں ابھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپکا شوہر میرا بہت اچھا دوست اور بھائیوں جیسا تھا۔آپ اب بھی میرے لیئے قابل احترام ہیں۔۔اور بچے میرے بچے۔۔

کسی قسم کی پریشانی ہو۔۔مشکل ہو آپ بلا جھجک اپنے بھائی سے کہہ سکتی ہیں۔۔

یہ کچھ پیسے انہوں نے مٹھی بھر پیسے بڑھائے اور ایک بڑے سائز کا بریف کیس اس میں عنایت کی تمام چیزیں جو اسکی ملکیت میں تھیں انہوں نے حقداروں کے حوالے کر دیں اور بھابھی ابھی کچھ بقایا جات رہتے ہیں۔۔اس سلسلے میں آپکو اور بچوں کو زحمت دوں گا

کیسی زحمت بھائی صاحب۔۔

بھابھی کچھ پیپرز پہ لواحقین کے سائن وغیرہ چاہیے

تاکہ عنایت کی تنخواہ اور دوسری مراعات کی رقم آپ تک پہنچائی جا سکے

چند اور ضروری باتیں اور کچھ باتوں کی خاص تاکید کرتے ہوئے صدیقی صاحب واپس چلے گئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دروازے پہ دستک ہوئی۔۔

عافیہ۔۔

جا جا کر دیکھ کون آیا ہے؟

اچھا امی

چپل پہن کے سست قدموں سے عافیہ نے جا کر بنا پوچھے دروازہ وا کیا۔۔

اسلام وعلیکم تایا

وعلیکم اسلام۔۔ جیتی رہو بیٹی

دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے تایا نے سر پہ ہاتھ رکھا۔۔

کیا حال ہے اور ماں کدھر ہے تمھاری؟

ٹھیک ہوں تایا ابا۔۔امی اندر ہیں آپ بیٹھیں میں بلا کر لاتی ہوں

تائی کیسی ہیں؟ منزہ، کنزی

ساتھ لے آتے آپ۔۔

تخت پہ رکھی کتابوں کو اٹھاتے ہوئے سوال کر دیا

سب ٹھیک ہیں۔۔ سلام کہہ رہی تھیں

کنزی آنا چاہ رہی تھی لیکن مجھے کچھ کام تھا اس لیئے نہیں لایا۔۔

اچھا میں امی جی کو بھیجتی۔۔

آپ چائے پیئے گے یا شکنجبین

بنا چینی کے چائے لے آو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsany|Articles|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔

امی تایا ابا آئے ہیں

بلا رہے آپکو۔۔کوئی کام ہے شاید

اچھا۔۔ڈوپٹہ صیحح کرتے انہوں نے باہر کی طرف قدم بڑھائے

سلام بھابھی۔۔

وعلیکم اسلام بھائی

بھابھی۔بچے نظر نہیں آرہے

ٹیوشن پڑھنے گئے ہیں بھائی صاحب

بھابھی کو بھی لے آتے آپ۔۔

ان شاءاللہ اگلی دفعہ۔۔

ابھی تو ایک بات کرنی تھی آپ سے۔۔

تو کیا سوچا آپ نے؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کس بارے میں بھائی صاحب

وہ کفایت صاحب کی بات کا مطلب نہیں سمجھی تھیں۔۔

بھابھی اب بھائی صاحب تو رہے نہیں۔۔ مستقبل کے خرچ کا کیا سوچا آپ نے؟

عافیہ نے بی اے کرر کھا لیکن آجکل بی اے کو کون نوکری دیتا اتنی آسانی سے۔۔

بات ٹھیک ہے بھابھی لیکن جوان بچی کو یوں نوکری کروانا بھی ٹھیک نہیں۔۔

آپ اسکی تعلیم جاری رکھیں جب تک کوئی اچھا رشتہ نہیں آجاتا۔

بلکہ میں سوچ رہا تھا۔۔عنایت کو جو فنڈ ملا ہے وہ آپ میرے کاروبار میں لگا دیں۔۔اور

جو منافع آئے وہ آدھا آدھا کر لیتے۔

اسطرح کچھ عرصے تک روزگار کی فکر بھی ختم ہو گی اور پیسے بھی کام آجائے گے

لیکن بھائی صاحب مجھے تو ان جھمیلوں کا علم نہیں۔۔نا ہی کاروباری باتیں سمجھ آتی ہیں

کہ کیا نفع کیا نقصان

وہ پیسہ تو عافیہ کی شادی اور چھوٹے بچوں کی تعلیم کیلئے ہے۔۔

سوچ لیں بھابھی۔۔ورنہ بات کرر کھی ایک دولوگوں سے پاٹنر شپ کی۔موقع ہاتھ سے جانے نا دیں

ابھی تو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔۔سوچ کے جواب دیتی ہوں

کفایت حسین نے چائے کا آخری گھونٹ بھرا۔۔کپ میز پہ رکھا الوداعی کلمات ادا کیئے اور چل دیئے۔۔انہیں امید تھی کہ جواب مثبت ہو گا کیونکہ وہ شہناز بیگم کیلئے سوچوں کا ایک اور در وا کر گئے تھے۔

صاف ستھرا فرش جس پہ سیاہ بوٹ پہنے سفید شرٹ اور نیلے رنگ کی پنٹ کیساتھ چاک وچوبند سپاہی یہاں سے وہاں فرائض کی ادائیگی میں مصروف تھے۔۔

راہداری گزر کے دوسری جانب ایک سلاخیں لگے کمرے میں بیٹھا حیدر

آزادی کے پروانے کا انتظار کرتے ہوئے

اب تو دن بھی یاد نہیں کہ کتنے گزر چکے۔۔

بھائی امید تو دلاتا تھا۔۔

لیکن وہ بھی پردیس میں کیا کرے اس کے لیئے بہت مشکل تھا۔۔

دن بھر مزدوری پیسوں کا انتظام پھر رات کو کھانا بنانا

اپنی تھوڑی سی غیر ذمہ داری اور لاپرواہی سے اس نے اپنے اور بھائی کیلئے مشکلات کا در کھول دیا۔۔

سوچوں کا تسلسل توڑنے والی آواز سپاہی کے قدموں کی تھی۔۔

دو سال سے یہاں رہتے ہوئے وہ ابھی بھی عربی زبان پہ عبور حاصل نا کر سکا۔

لیکن پھر بھی چند ایک الفاظ جانتا تھا۔ جنکی مدد سے اکثر کام ہو جاتا تھا

یہاں موجود سپاہی کی ڈیوٹی پہ مامور شخص اسکا ہم وطن اسکا ہم زبان تھا۔

تو اسے مشکل نا ہوئی

حیدر۔۔آجاو عدالت میں پیشی ہے تمھاری

دعا کرو پہلی پیشی میں ہی کام بن جائے۔۔کیونکہ اتنے اخراجات ناتو برداشت کر سکتے ہونار باب (وہ شخص جس کے پاس کام کرتے ہیں یا اس سے ویزہ لیکر آپ کام کے سلسلے میں آئے ہیں) مدد کرنے پہ تیار ہے۔

وحید نے وکیل کا انتظام کیا ہے۔

میں ملا ہوں اس سے۔۔امید ہے تمھاری کم عمری کے باعث جلد تمھیں ڈی پورٹ کر دیا جائے۔۔

دونوں ہاتھوں میں ہتھکڑی پہناتے وہ اسے معلومات دے رہا تھا۔ اور شاید تسلی بھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آس وامید کے دیے روشن کیئے حیدر چل دیا

منامہ بحرین کے درالخلافہ میں موجود عدالت جیسے یہاں کی زبان میں قضائیہ کہا جاتا ہے۔

پولیس کی گاڑی میں بیٹھے حیدر، سپاہی طاہر اور ایک دوسری گاڑی میں وحید وکیل کیساتھ عدالت کیطرف گامزن تھے

عدالت پہنچتے ہی کچھ دیر میں کاروائی شروع کی گئی

ڈیڑھ دو گھنٹے بعد گواہوں کے بیان کے بعد عدالت اس نتیجہ پہ پہنچی کہ ڈیڑھ ہفتہ کی قید کے بعد ڈی پورٹ کر دیا جائے گا

اس عرصے میں رباب ٹکٹ کا انتظام کر سکے تو ٹھیک ورنہ حکومت کیطرف سے تمام خرچ اٹھایا جائے گا

اس پہ بھی دونوں بھائیوں نے شکر الحمداللہ کہا۔۔گلے ملے اور اپنی اپنی راہ لی۔۔

آخر ماں بہن کو بھی تسلی دینی تھی۔۔کتنی ہی راتیں انکی بے چین گزری ہو نگی۔۔کتنی بار آنکھوں سے آنسو پلکوں کی باڑ پار کرتے ضبط کو آزماتے ہونگے

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اماں بھائی کا فون آئے تو ان سے کہنا کچھ پیسے بھیج دیں۔۔

کیوں خیریت؟

ہاں اماں کورس کی کچھ کتابیں لینی ہیں

اور اس سمیسٹر کی فیس بھی دینی

اچھا۔ آتا ہے فون تو کہہ دیتی ہوں

ویسے وہ وہاں پہلے ہی مشکل میں ہے۔ کیا کچھ عرصہ گزارہ نہیں کر سکتی کتابوں کے بغیر

اماں۔۔

اچھا وہ جتنے بھیج سکیں۔ میں کچھ کرتی ہوں خود سے بھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور بھائی کو نہیں بتانا یاد ہے نا۔۔

ہاں ہاں یاد ہے

چل اب میں رکھ دوں فون تیرے بھائی کا بھی آتا ہو گا۔۔

حیدر اور وحید کی بہن ایم بی بی ایس کی تیاری میں مشغول۔۔

بھائی کا خواب پورا کرنے کی تیاری

شام کا وقت تھا

ملتان کے قریبی گاؤں میں سورج اس وقت اپنی تمام تر دلکشی سمیت غروب ہونے کو بے تاب تھا

حیدر کی ماں گاؤں بھر میں سکینہ ماں کے نام سے جانی جاتی تھیں

ہر وقت گھر میں بچوں کا آنا جانا لگا رہتا تھا

اسلام علیکم اماں

وعلیکم اسلام پتر کی حال اے

میں ٹھیک اماں۔۔۔

ابا کیتھے ؟ بڑے دن ہو گئے گل بات ہی نئیں ہوئی

ابا ٹھیک اے تیرا۔۔ پا خورشید ول گیا اے۔۔ آتا ہی ہوگا

تو سنا؟ حیدر کا کام کب ختم ہوگا کونسا کو_رس ہے اسکا جو ماں سے گل وی نئیں کر سکتا

۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کتنا ویلہ لنگ گیا اس کی آواز سنے تو بول اسکو ماں سے بات کرے دل بڑا بے چین اے

اچھا اماں کہہ دوں گا

فریدہ کی سنا کب آئے گی ماموں کے گھر سے

واپس آئے تیرے ساتھ ہتھ بٹائے

بوڑھی جان ہے تیری کیسے کام کرتی ہو گی تو

خیر اے پتر یہی دن ہیں اسکے میری فکر نا کر میں بھلی چنگی

اچھا سن مجھے کچھ پیسے چاہئے تھے

سونے کی قیمت سستی ہے

سوچا ویاہ کی عمر کو پہنچ گئی بہن تیری اسکے جہیز کا انتظام کروں آہستہ آہستہ

اچھا اماں کتنے چاہئے

اپنا ہتھ دیکھ جو تجھے آسانی ہو

چل ٹھیک اے ابا آئے تو میری بات کروانا

لے_____ ابے کا نام لیا اور ابا حاضر

مجھے یہ بتا یہ تیرا ابا ہے کہ جن اماں کی بات سن کر جہاں وحید نے قہقہہ لگایا

ابا بھی ہنس پڑے

لے پھڑ تیرا پتر بڑا اداس اے تیرے سے۔۔

کر بات میں ہانڈی دیکھ لوں

اماں نے فون پکڑا کر صحن میں بنے چھوٹے سے باورچی خانے کیطرف قدم بڑھائے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلام ابا۔۔

وعلیکم اسلام پتر۔۔کی حال اے موسم کنج دا

میں ٹھیک ابا۔۔ذرا گھر سے باہر آکر بات سننا۔۔ضروری بات کرنی ہے

کیوں پتر خیر تے ہے نا؟

ہاں ابا خیر ہی ہے اماں نا سن لیں، تسی باہر تے چلو

اچھا اچھا جاتا ہوں۔۔

او وکھلیے لوکے میں ذرا خورشید سے بات کر واواں تو روٹی پکا رکھ فیر کھاتے ہیں

جواب سنے بغیر ابا دروازے کی دہلیز پار کر گئے۔۔

ہاں ہوں دس کی گل اے

ابا اطمینان نال سنی

کچھ دن پہلے حیدر کو پولیس نے پکڑ لیا تھا آج اسکو ڈھائی ہفتے کی قید ہوئی ہے۔ اسکے بعد اسے پاکستان بھیج دیں گے

اماں کو نا دسنا اویں پریشان ہو گی۔ بس کہہ دینا کہ اچانک آ خر خوشخبری دی

سنبھال لینا ابا جی۔

ابا جی پہلے تو خبر سن کر ہی پریشان ہو گئے تھے۔۔

ابا جی ؟؟

ہاں ہاں۔۔

ابا جی پریشان نا ہوں

میں ہوں اسکے ساتھ۔۔ بالکل ٹھیک ہے وہ، بس کچھ دنوں تک پاکستان آجائے گا

۔ اسکو پھر یہاں لگائیں کسی دوکان پہ۔ میں پھر سے پیسے جمع کر کے اسکے ویزے کا

انتظام کرتا ہوں

چل ٹھیک اے

پتر خیال رکھی اپنا۔۔ تے اپنے پرا کا وی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ تم دونوں کو حیاتی دیوے

اچھا ابا اب فون رکھتا ہوں

اماں کو خبر نا یو

ہاں ہاں بے فکر رہ

الوداعی کلمات ادا کرنے کی بعد موبائل جیب میں رکھا۔۔ جبکہ چہرے پہ پریشان کن

اثرات تھے

انکو تو یہ بھی بھول گیا کہ گھر میں بیوی کو روٹی کا کہہ آئے تھے

■■■■■■■■■■■■■■■■■■

ملتان سے کہیں دور سیالکوٹ میں بھی اسی وقت شام اتر چکی تھی

اور رات اپنے پر پھیلانے کو بے تاب تھی

عنایت حسین کے گھر میں اب وہ پہلی سی رونق اور چہل قدمی نا رہی

بچے سہمے سہمے رہتے باوجود کوشش کے انیلا بیگم انکا دھیان بٹانے کی کوشش کرتی مگر

ان معصوم ذہنوں میں باپ کا چار کاندھوں پہ تابوت میں بندر رخصت ہونا بھلائے نہیں

بھول رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تو انکے لیئے چاکلیٹس کھلونے اور ڈھیر سارے کپڑے لینے گئے تھے

لیکن یوں خالی ہاتھ ،ایمبولنس میں واپسی کی تو کسی کے وہم و گمان میں بھی نا تھی

اس سب کے پیش نظر آج انیلا نے تمام حساب کتاب کر کے اپنے جیٹھ کو جواب دینے کا

فیصلہ کر ہی لیا تھا

عافیہ اپنے تایا کا نمبر ملا کر دے مجھے

تخت پہ بیٹھے سبزی چھیلتی انیلا نے عافیہ کو مخاطب کیا

جو کہ کسی انلائن کورس کے ایڈ کو دیکھنے میں مگن تھی

"اچھا امی"

تمام فائلز کلوز کرتے ہوئے اس نے فوراً سے تایا کا نمبر ڈائل کیا اور امی کو پکڑا دیا

یہ لیں بیل جا رہی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلام بھائی صاحب۔۔

جی بھابھی

بھائی صاحب مجھے بہت زیادہ علم نہیں لیکن آپ یتیم بچوں کا حق تو کھائیں گے نہیں

دوسرا آپکے بھائی کی اولاد ہے

اس لیئے میں آپکو رقم دینے کو تیار ہوں

ویسے بھی میری صحت اب اجازت نہیں دیتی کہ سلائی کر کے گھر کا نظام سنبھالوں

بے فکر رہیں بھابھی۔۔میں ایک دو دن تک آکر آپ سے رقم لے جاوں گا۔۔اور فون بند کردیا

کان لگا کر سنتی تائی بولی

کیا کہا بھابھی نے؟راضی ہو گئی کیا

ہاں نا۔۔کیسے نا ہوتی اب ہے ہی کون اسکا جو ہم کہیں گے وہی مانیں گے۔۔اور ماننا پڑے گا

دو دن تک جاوں گا پیسے لینے

بہت خوش تھا نا بھائی نوکری ملنے پہ۔۔اور بھاوج اسکے بھی مزاج نہیں مل رہے تھے

(حالانکہ حسد کی وجہ سے انہیں کچھ نہیں دکھائی دے رہا تھا۔۔وہ تو ہمیشہ کیطرح سادہ مزاج تھیں)

اب دیکھنا میں کیسے انکو پائی پائی کا محتاج کرتا ہوں

یہ کہتے ہوئے تایا بڑے کروفر سے کمرے سے نکل گئے

جبکہ وہ اللہ رسول کے فرمودات کو یکسر فراموش کر چکے تھے

ارشاد باری تعالی ہے

یتیموں کا مال ناحق کھانے والے!

یقین رکھو کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں، اور انہیں جلد ہی ایک دہکتی آگ میں داخل ہونا ہو گا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

»سورۃ النساء-10«

اس سلسلے میں مختلف احادیث روایت کی گئی ہیں صحابہ اکرام کیطرف سے

”اور یتیموں کو ان کا مال پہنچا دو اور ستھرے مال کے عوض گندہ مال مت لو۔ اور ان کا مال اپنے مال کے ساتھ گڈمڈ کر کے نہ کھاؤ بیشک یہ بہت بڑا گناہ ہے اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے تو دوسری عورتیں جو تمہیں پسند ہوں‘ ان سے نکاح کر لو“۔

صحیح بخاری حدیث 2763

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا "میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ پھر اپنی شہادت والی اور درمیان والی انگلی سے اشارہ فرمایا اور انہیں کشادہ کیا۔ (بخاری)

♤♤♤♤♤♤♤♤♤♤♤♤♤♤♤♤♤♤♤♤♤

میڈیکل کالج سے باہر نکلتے ہی عافیہ کوئی نا کوئی رکشہ یا بس کو پکڑ لیتی تھی مگر آج کسی سیاسی جلسے کی بنا پہ ہر جگہ ناکہ بندی کی گئی تھی تا کہ کسی بھی قسم کے دہشت گردانہ حملے سے محفوظ رہا جا سکے

اس لیئے وہ بس رکشہ کی تلاش میں چلتے چلتے دور نکل آئی کہ اچانک اسکے سامنے بائیک آ رکی۔۔

جس پہ دو نقاب پوش بیٹھے تھے۔۔

یوں اچانک سے ڈاکوؤں سے سامنا ہونے پہ پہلے تو فریدہ کا سانس ہی خشک ہو گیا۔۔

لیکن اگلے ہی پل اس نے تھوک نگل کے گلا تر کیا اور حواسوں میں لوٹ آئی

ابے بہری ہے کیا سنائی نہیں دیتا

پہلے صرف ڈاکوؤں کا سر اور ہاتھ ہی ہلتا دکھائی دے رہا تھا۔۔یعنی کچھ کہ رہے تھے جو سماعتوں سے دور تھا لیکن اب آواز بھی آئی۔۔

ابے جلدی کر یہ بیگ دے ورنہ۔۔۔۔۔(آگے بیٹھے آدمی نے پسٹل دکھاتے ہوئے دھمکی آمیز لہجے میں کہا)فریدہ تیزی سے آگے بیٹھے آدمی کے پاس آئی اور پر جوش لہجے میں بولی۔۔۔ارے واہ یہ اصلی ہے نا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ایک معصوم سا سوال

تو کیا چلا کر دیکھاوں حسن نے تلخ لہجے میں کہا۔۔عجیب پاگل لڑکی ہے بجائے گھبرانے کے سوال جواب کرنے کھڑی ہو گئی۔۔علی نے حسن کو کندھے پہ ہلکے سے تھپتھپا کے کہا جانے دو اسے۔۔

لیکن کیوں۔۔وہاں سے اعتراض سامنے آیا۔۔میں کہ رہا ہوں نا جانے دو اسے

چل لڑکی بھاگ اب ورنہ یہیں بھیجا اڑا دوں گا تو تمھیں بھی اصل نقل کا پتہ چل جائے

گا۔۔

بھیجہ اڑنے کے خیال سے آنکھوں میں ذرا سا خوف اترا اور جان بچی سو لاکھوں پائے کے مصداق چادر کو مزید خود پہ کستی بیگ کو کاندھے پہ مضبوطی سے تھامے تیز تیز قدموں قریبی گلی میں داخل ہو گئی

جس دن حیدر کو پاکستان ڈی پوٹ کرنا تھا اس سے ایک دن قبل وحید اسکے کپڑے اور ضرورت کی چیزیں چھوٹے ہینڈ کیری میں ڈال کر دے آیا تھا۔۔اسکے علاوہ کچھ اور لیجانے کی ضرورت نہیں تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شام کو بھائی سے مل کر ضروری ہدایات دیں۔اور واپس اپنے اپارٹمنٹ آ گیا دونوں بھائیوں کی عمر میں کچھ زیادہ فرق تو نہیں تھا لیکن پھر بھی وحید کی سنجیدہ طبعیت کے پیش نظر سب کا ان گزرے دو سالوں میں حیدر کے ساتھ دل لگ گیا تھا۔

@@@@@@@@@@@

"فلائی دبئ" ایئر بس کی پرواز کا وقت رات دو بجے کا تھا۔حیدر پولیس وین میں سپاہی طاہر کے ساتھ ایئر پورٹ روانہ ہوا

وہاں ضروری کاغذی کاروائی کے بعد اسے امیگریشن سٹاف کے حوالے کر دیا گیا۔

جاتے وقت سپاہی طاہر اور حیدر نے پر جوش طریقے سے مصافحہ کیا اور بغل گیر ہوئے

"اگر آپ وہاں نہ ہوتے تو اتنے تھوڑے سے وقت میں 'میں پاگل ہو جاتا... آپکا احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا طاہر بھائی"۔

"احسان کی بات نہیں یار حیدر۔۔میرے بھائیوں کی طرح ہو اور اس سے بڑھ کے پاکستانی۔۔۔اور ہم پاکستانی جہاں ہوں ہمیں چاہیے ہر قسم کی رنجش بھلا کے ایک دوسرے کی مدد کرنی ہے ساتھ دینا ہے۔۔

میرے بھائی یہ بھی حب الوطنی ہے۔۔

حب الوطنی کا اظہار صرف پاکستان زندہ آباد کا نعرہ لگا کر ہی نہیں بلکہ اپنے وطن اور اسکے لوگوں کے کام آکر بھی کیا جاسکتا ہے۔۔۔تمہیں پتہ ہے۔۔ہم نے بہت خون دیا ہے اس مٹی کو۔۔یہ لوگ بھی عزت کرتے ہیں لیکن قانون پہلے۔۔

اگر قانون کی پاسداری نہ کی جائے تو معاشرہ تباہی کی طرف گامزن ہو جاتا"

بالکل ٹھیک کہا آپ نے۔۔یہاں مجھے حدیث نبوی یاد آگئی۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ترجمہ: ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے

لیث نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے

اور ان سے حضرت عائشہؓ نے کہ مخزومیہ خاتون (فاطمہ بن اسود) جس نے (غزوہ فتح کے موقع پر) چوری کر لی تھی، اس کے معاملہ نے قریش کو فکر میں ڈال دیا۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس معاملہ پر آنحضرت ﷺ سے گفتگو کون کرے! آخر یہ طے پایا کہ اسامہ بن زید آپؓ کو بہت عزیز ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی اس کی ہمت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اسامہ نے آنحضرت ﷺ سے اس بارے میں کچھ کہا تو آپ نے فرمایا۔ اسامہ! کیا تو اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے؟ پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا (جس میں) آپ نے فرمایا۔ پچھلی بہت سی امتیں اس لیے ہلاک ہو گئیں کہ جب ان کا کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اور اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

"دیکھو پھر یہاں بھی قانون اور اسکی پیروی کاذ کر ہے۔۔ہمارے وہاں قانون کی پاسداری نہ کرنا فرض سمجھا جاتا ہے

لیکن اپنے بھائی سے وعدہ کرو قانون کی پاسداری کرنا فرض سمجھو گے۔۔اور دوسروں کو بھی ترغیب دلاو گے۔۔ تبھی تو پاکستان ترقی کرے گا

جہاں ناانصافی ہو آواز بلند کرو۔۔اور کرتے رہو آپنے حقوق حاصل کرنے کیلئے ہر طرح کا پرامن طریقہ استعمال کرو۔۔۔

لیکن۔۔۔۔وہ کچھ لمحے ٹھہر کر پھر گویا ہوا۔۔۔اسکے ساتھ دوسروں کے حقوق بھی پورے کرنا۔۔

پاکستان آنا ہو تو بتائیے گا۔۔میں آپکو ائیر پورٹ پہ رسیو کرنے آؤں گا۔۔

چلو میں چلتا ہوں۔۔فلائٹ کا وقت بھی ہونے والا۔۔

گھڑی پہ وقت دیکھتے ہوئے طاہر نے مصافحے کیلئے ہاتھ بڑھایا تو حیدر نے پرجوش مصافحے کے ساتھ کھینچ کے گلے لگا یا لیا۔۔دونوں پاکستانی حب الوطنی حسن اخلاق اور

احساس کے رشتے میں بندھے ایک دوسرے سے بغلگیر تھے۔۔

"چل پاگل اب رلانے کا ارادہ ہے کیا؟"۔۔طاہر نے حیدر کو خود سے علیحدہ کیا تو دیکھا وہ اپنی آنکھیں صاف کر رہا تھا۔۔

"یار تم تو واقعی بچے ہو۔۔بڑے ہو جاؤ اب۔۔یہ دنیا حساس لوگوں کو پیچھے چھوڑ کے آگے نکل جاتی ہے "

شاباش,,,کندھے پہ تھپکی دی۔۔اپنی یونیفارم کی ٹوپی پہنی اور اللہ حافظ کہہ کے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔۔جبکہ حیدر نے امیگریشن سٹاف کیطرف اس یقین کے ساتھ کہ دنیا اب بھی پر خلوص لوگوں سے بھری ہوئی ہے جو بنا کسی بدلے کے مدد کو ہر وقت تیار رہتے ہیں

♡♡♡♡♡

دروازے پہ زوردار دستک ہوئی۔۔اونچی آواز میں پوچھا گیا کون۔۔۔

جواب کی بجائے ایک بار پھر دستک ہوئی۔۔

صبر صبر آتی ہوں آج تو کوئی بچہ بھی گھر نہیں ہے آگے پیچھے تو میلا لگائے رکھتے ہیں۔

خود سے کہتے ہوئے سکینہ بی پھر سے دروازے پہ دستک دینے والے کو کہنے لگ گئیں

بوڑھی جان ہوں اب کہاں وہ پھرتی کہ کلانچیں بھرتی پھروں۔۔اور فورا دروازہ کھول

دوں۔۔اتنے میں پھر دروازہ کھٹکھٹایا گیا

اووو بے صبرے "انسان جوتا تو سکون سے پہنے دیتا ہے!

دروازے کی کنڈی پہ ہاتھ رکھا۔۔

کنڈی کھولی

دروازے کا ایک پٹ وا کیا، کچھ نظر نا آیا

پھر دوسرا کیا۔۔اب بھی سامنے کوئی نا تھا

یہاں تھا کوئی یا میرا وہم!

بڑبڑاتے ہوئے آماں نے ذرا سا جھانک کے دیکھا اور

اوٹ میں چھپا حیدر جھٹ سے سامنے آگیا

ماں کی آنکھوں کو یقین ہی نہیں آرہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آنسو جذبات کی عکاسی کرنے دل کا حال بیان کرنے کو تیار بیٹھے تھے۔

شفیق ہاتھ حرکت میں آئے۔ جگر کے ٹکڑے کا چہرہ تھاما۔ماتھے پہ بوسہ گال پہ اور پھر وہیں دونوں ماں بیٹا گلے لگ کے رو پڑے۔۔

بچھڑے ہوؤں کا ملاپ ہمیشہ سے خوبصورت رہا۔۔اس ملاپ کو غرض نہیں کہ ان کے مابین کیا رشتہ ہے یا کیسا ناطہ۔۔

اور ایسے وقت میں آنسو بن بلائے مہمان کی طرح ٹپک پڑتے ہیں۔یہ آنسو خوشی اور غم دونوں کی عکاسی کرتے ہیں

اماں اندر تو آنے دے یا یہیں کھڑا رکھنا ہے۔۔

ماں بیٹا مل چکے تو حیدر نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔

"تو کیا وحید ساتھ نہیں آیا تیرے؟"

یعنی ایک بیٹے سے دوری ابھی بھی قسمت میں لکھی تھی۔۔۔

اس بار میں ہی آیا۔۔

آؤ آؤ سو بسم اللہ۔۔آتے ہی ماں کو تنگ کرنے لگا شریر کہیں کا کندھے پہ دھپ لگاتے

کہا۔۔

اماں آپ مار رہی ہیں مجھے۔۔

کیا اپنے ہی گھر ایسے سلوک ہوتا ہے ابا۔۔ابا دیکھو اماں مارتی ہے مجھے۔۔۔

ویسے اماں ابا نے کیسے گزارہ اتنا وقت اکیلے آپ کے ساتھ۔۔۔۔

باپ کو مخاطب کرتے ہی ماں سے بھی سوال پوچھ لیا۔۔۔

"تیرا ابا آئے اسی سے پوچھ لینا۔اب بیٹھ جا میں چائے پانی دیکھ لوں۔۔جا شاباش منہ ہاتھ دھو تھکاوٹ اترے تب تک پانی لاتی ہوں"

یا اللہ تیرا شکر۔۔دونوں کے بغیر گھر کاٹنے کو دوڑتا تھا میرے گھر کی رونق خیر سے واپس آگئی

کندھے پہ رکھا بیگ چارپائی پہ رکھ کے بڑے آرام سے حیدر زمین پہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا بنا کپڑوں کی پرواہ کیے۔۔

حیدر!۔۔۔یہ کیا... چلو اٹھو چارپائی پہ بیٹھو وہ کس لیے ہے؟۔۔

اماں بیٹھنے دو۔۔یہ مٹی بہت یاد آئی۔اسکی خوشبو۔۔اسکی زرخیزی۔۔یہاں کا پانی۔۔یہ

ہوائیں۔۔۔اور اس میں اڑنے والے پرندے۔۔

آسمان تو ایک تھا مگر دوریاں بہت تھیں

گھر پہنچتے ہی حیدر نے ماں کو دیکھا تو اُن دنوں کا خوف و حشت سب جیسے آج کھل کے باہر آنے کو تھی۔۔آج اسکے پاس وہ وجود تھا۔۔جس سے لپٹ کے رو دے۔۔جو اسکی ساری تھکاوٹ دور کر دے۔ماں کی گود میں سر رکھے اور سب کہ دے

لیکن وہ بس سوچ سکتا تھا

وہ ایک ماں کے دل کو پریشان نہیں کر سکتا تھا جبکہ اسکا دوسرا بیٹا پر دیس میں مشقت کر رہا ہو

اماں تو اسے زمین پہ بیٹھا دیکھ کے چائے کا انتظام کرنے چلی گئیں۔۔یہ سوچ کے کہ اتنے لمبے سفر میں تھکاوٹ ہو گئی ہو گی۔۔

چائے تیار کی۔دو پلیٹوں میں نمکو بسکٹ رکھ کے حیدر کو آواز دی۔۔

حیدر پتر اٹھ منہ ہاتھ دھو۔۔

صحن میں لگے نلکے سے منہ ہاتھ دھوئے بالوں پہ اچھے سے پانی لگا کر انہیں ہاتھوں کی مدد سے کنگھا کرتا چائے والی میز کی طرف آگیا۔۔

اماں ابا کہاں ہے؟

آجائے گا وہ بھی تو بیٹھ چائے پی اور مجھے وحید کا بتا وہ کیسا ہے؟

اور تو یوں اچانک بنا بتائے کیسے آگیا، کہیں کوئی لڑائی تو نہیں ہو گئی دونوں میں۔۔

اماں کے اپنے ہی وہم اور خدشات تھے۔۔

نہیں اماں بھائی بالکل ٹھیک ہے اور لڑائی کہاں وہ تو پردیس میں میرے لیئے ماں بھی تھا اور باپ بھی

اور یہ بتائیں میرے آنے کی خبر تھی؟؟

جو یہ نمکو بسکٹ منگوا کے رکھے (باپ کو بیٹے کی آمد کی خبر ہوئی تو وہی خاطر مدارت کیلئے لایا)

ایک تو یہ بھائی بھی کوئی بات اپنے تک نہیں رکھتا

ارے ارے میرے سامنے میرے بیٹے کی برائی، اس نے اگر بتایا ہوتا تو میں تیرے

لیئے تیری پسند کا کھانا بنواتی اب تو یہ چائے بسکٹ کھا۔۔ابا گھر آجائے پھر کھانے کا انتظام کرتی ہوں

طفیل نو گھنٹے کی شفٹ لگا کر بھی شام کو میس سے باہر چلا جاتا تاکہ مختلف نیٹ ورک کے کارڈ بیچ کر کچھ پیسے مزید جمع کر سکے۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ کوئی مفلوک الحال شخص تھا

اسکے بیٹے آرمی میں میجر اور چھوٹی بیٹی ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکے باوجود اسکی اولاد اس کو مزید کمانے پہ مجبور کر رہی تھی۔

کچھ اور روم میٹ ایک دوسرے کی حجامت کر دیتے تاکہ چند فلس بچائے جا سکیں۔

میس کا پھیکا کھانا کھاتے تاکہ ہوٹل کا خرچ بچایا جا سکے

یہ سب لوگ اپنی اپنی جگہ۔۔اپنی شان و شوکت،اپنی مجبوریوں اور ذمہ داریوں کے لیے موجودہ زندگی کو جینے کی بجائے بس گزار رہے تھے۔

یہ سب حقیقت میں آج بھی وقوع پذیر ہو رہا ہے اور نجانے کب تک ہوتا رہے گا۔

شاید تب تک جب تک ہم بحیثیت اولاد اپنے والدین کا بوجھ نہیں بانٹ لیتے، انکو کم مگر حلال میں الحمداللہ کہہ کر بتا نہیں دیتے کہ آپ کی موجودگی ہی ہمارے لیئے ہر طرح کی مسرت اور خوشی لیے ہوئے ہے۔۔

اگر آج ایسا نہیں تو آپ کل ان سب کے لیئے تیار رہیں جو آج آپ کے والدین آپ کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کو کر رہے ہیں۔۔۔

●●●●●●●○○○○○○○●●●●●●○○○○○○○●●●●●●●○○○○○○○●●●●●

جاری ہے۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews